بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

DAR-UL-RAZA

چالیسویں قسط

صدقہ و خیرات

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: ....بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (چالیسویں قسط)

اسپیکر: ....حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع: ....صدقہ و خیرات

زیرِ سرپرستی: ....شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ: ....شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی: ....حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام: ....مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب: ....حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دار الرضا انٹرنیشنل)

صفحات: 13

پبلشر: ....مکتبہ دار الرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

صدقہ وخیرات

ایک مسلمان کے سامنے اِسلام کی خوبی بیان کی جائے، اِسلام نے جو قاعدے پیش کئے، جوقوانین اور منصوبہ بندی ہمارے سامنے رکھی اِس کی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے یہ سامنے بیان کی جائے لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ اِسلام کا سبجیکٹ اور اِسلام کا موضوع مسلمانوں کے لئے تھا، مسلمانوں کے لئے ہے اور مسلمانوں کے لئے ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ تمام تر قوانین ہم نے اپنے دل و دماغ میں بند کر دیئے۔ دنیا کی تمام ہسٹریاں ہم نے چھان ڈالیں، دنیا کے قوانین ہم نے یاد کر لئے اور ہم نے ریسرچ کی، تحقیق کی اور ہم نے اِس میدان میں اور اِس فیلڈ میں ہم نے بڑا کام کیا۔ لیکن مسلمان جو خود پوری دنیا کو چودہ سو برس سے منصوبہ بندی، پلاننگ، اچھی زندگی، اچھی سوسائٹی کی دعوت دے رہا ہے، لوگوں کو بلا رہا ہے، افسوس یہ ہے کہ اِس طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی۔

صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے

آیتِ کریمہ جو ابھی میں نے تلاوت کی ہے اِس آیت کا انداز وہ تو ظاہر ہے کہ وہ تو رب کا کلام ہے اُس کے انداز میں کیا شبہ ہوسکتا ہے وہ تو بہترین اسٹائل ہے، بہترین معنی ہیں اس میں۔ لیکن ایک بات خصوصیت کے ساتھ قابل غور یہ ہے کہ ہر آدمی فطری طور پر کچھ جیب سے نکالتا ہوا تکلف محسوس کرتا ہے۔ دینے کے نام پر عموماً انسان پریشان ہوجاتا ہے اور وہ بھی اللہ کے نام پر، دین کے نام پر، دینے کا سوال بڑا اہم ہے۔ اور ہر آدمی اِس سوال کو پورا نہیں کرتا۔ قرآن کریم نے اِس مسئلے کو نہایت صفائی سے بیان کیا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مسلمان کو زکوٰۃ دینی چاہئے جو صاحبِ نصاب ہو ایک نصاب کا مالک ہو۔ اگر اُس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنا روپیہ جتنے میں ساڑھے باون تولے چاندی کو خریدا جاسکتا ہے، یا اسی کے اعتبار سے کوئی چیز اور ہو تجارت کا مال ہو، تو سال گزر جانے پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ اِس سلسلے میں بہت سی ایسی حدیثوں کا ہجوم ہے اور جتنے سوالات ہوسکتے ہیں اُن تمام کے جوابات اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے فرمان اور ارشادات کی روشنی میں دیئے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

اِس آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

''اور جو تم خرچ کروگے۔''

روپیہ، پیسہ، کپڑا، کھانا، پینا، خیرات، صدقات، کسی کے ساتھ احسان کرنا، کسی کے ساتھ نیکی کرنی، یہ خرچ کرنے کا مفہوم جو ہے یہ بہت لمبا ہے۔ اِس میں خیرات بھی ہے، اِس میں صدقات بھی ہیں سب چیزیں اِس میں آجاتی ہیں۔ تو ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ ''فھو یحلفوا'' تو اللہ تعالیٰ اِس کی جگہ اور تمہیں دے گا۔ یعنی یہ نہیں کہ اگر تم نے خرچ کردیا تو تم یہ سمجھو کہ خرچ کرنے کی وجہ سے کوئی کمی واقعہ ہوگی یا تمہیں کوئی پریشانی واقع ہوگی یا تمہارے بینک بیلنس میں کوئی فرق آجائے گا، یا تجارت کے معاملات میں تمہیں کوئی گھاٹا لازم آئے گا۔ فرمایا یہ کچھ نہیں ہے، یہ گارنٹی دی جارہی کہ جو کچھ تم خرچ کروگے اللہ تعالیٰ اِس کی جگہ تمہیں اور دے گا۔

انسان کا رازق اللہ ہے

اور اِس کا نتیجہ اِس لفظ **"خیر الرازقین"** نے ایسا اچھا نکالا کہ آپ کما رہے ہیں، میں کمارہا ہوں، وہ دکان پر بیٹھا ہوا ہے، وہ بھاگ رہا ہے، یہ تجارت کی سرگرمیاں یہ کس لئے؟ یہ اِس لئے کہ اچھی روزی ہمیں مل جائے، ہمارے بچوں کو مل جائے، یہی مقصد ہے، اِس کے علاوہ اور کیا مقصد ہوسکتا ہے؟ قرآن کریم کے اِس جملے نے اِس پر بھی میرے دوستو خوب اچھی طرح جم کروار کیا کہ انسان تو اپنے رزق کا ٹھیکیدار خود نہیں ہے۔ تیرا رزق تیرے قبضے میں نہیں ہے۔ رازق میں ہوں۔

اور فرمایا کہ کیسا رازق؟ **"خیر الرازقین"** بہترین روزی دینے والا۔ تو مجھ پر بھی بھروسہ نہیں کرتا۔ روزی میں دیتا ہوں، رب کریم روزی دینے والا۔ روزی دینے والا

وہ، جو کچھ خرچ کرو اُس کی جگہ اور دینے والا وہ، ایک کروتو دس دے، بلکہ سات سو دے، بلکہ اِس سے بھی زیادہ۔ وہ رحمان ورحیم ہے جو چاہے وہ عطا فرمادے۔ ارشاد فرمایا کہ بہترین روزی دینے والا اللہ ہے۔

انسان کے لئے وہی ہے جس کے لئے وہ محنت کرے

دوستو! اِسلام کی پلاننگ پر غور کیجئے، آج ہمارے سامنے دنیا کا نقشہ ہے۔ قوموں کے حالات، قوموں کی ترقی ہمارے سامنے ہے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہر سوسائٹی اپنی پراگریس کے لئے بہت کچھ کررہی ہے۔ اِسلام کا نظام آپ دیکھئے کہ سب سے پہلے تواس نے زور دیا کہ دنیا جو ہے وہ بے کار لوگوں کے لئے نہیں ہے، جاؤ کام کرواور محنت کرو، مزدوری کرو۔ جاؤ تم پوری کائنات میں پھیل جاؤ جہاں تمہیں خدا کا رزق ملے وہاں تلاش کرو۔ یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ

لَیۡسَ الۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

یہ فارمولا اپنی جگہ مکمل ہے کہ انسان کے لئے وہی کچھ ہوتا ہے جس کے لئے وہ محنت کرے۔

مالداروں کے مال میں دوسروں کا حصہ

اِسلام نے کوشش کرنے کی بھی تلقین کی، کمانے پر بھی زور دیا اور کمانے کے بعد اب دیکھ لیجئے کہ اِسلام ہمیں مساوات کی تعلیم دے رہا ہے کہ دیکھو جو کچھ تم نے کمایا ہے تو تمہاری کمائی میں کسی اور کا حصہ بھی ہے یا نہیں؟ ایک طرف تو اسلام کہہ رہا ہے کہ

خبردار تمہارا ہاتھ کسی اور کے سامنے نہ پھیلے۔ گداگری، بھیک مانگنا، دراز ے دروازے پر جانا اِسلام سختی سے اِس سے روکتا ہے اور دوسری طرف مالداروں سے وہ کہتا ہے کہ اے صاحبِ مال، اے صاحبِ نصاب! یہ ٹھیک ہے کہ بھیک نہیں مانگنی چاہئے، اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہئے لیکن ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ مجبور ہوں، ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں جو کہ معذور ہوں، ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں کہ آمدنی کم ہو خرچ زیادہ ہو، ہوسکتا کہ سفید پوش ایسے ہوں کہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا سکیں تو اب بتاؤ کہ اس کو دینا اس کی پریشانی دور کرنا، اِن کے کھانے پینے کا سامان کرنا اور سوسائٹی کی لائن میں اِن کو کھڑا کرنا یہ کس کی ڈیوٹی ہے؟ قرآن کہتا ہے کہ اے انسانوں، اے نصاب والو! یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ تم اپنی قوم کے کمزوروں کو کھڑا کردو۔ جو غریب ہیں اُن کی اُن کی اسٹیج پر لے آؤ کہ وہ کاروبار کرنے لگیں، جو معذور ہیں اُن کے لئے ایسا انتظام کرو کہ اُن کے کھانے پینے میں کوئی تنگی اور کوئی پریشانی نہ ہو۔ اللہ اللہ اِسلام کا نظام کتنا عجیب وغریب نظام ہے کہ ہر شخص برابر کیا جائے۔

راہِ خدا میں دینے والوں کی کمی

میرے دوستو! آپ یقین مانئے کہ آپ کو دینے والے تو بہت نظر آئیں گے لیکن لینے والا شاید ہی کوئی نظر آئے۔ اگر اِس پر عمل کیا گیا۔ لیکن معاملہ تو بالکل ہی الٹا ہے کہ دینے والوں کی بہت کمی ہے۔ یہ موضوع اِس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ ماہِ مبارک بڑی برکتوں کے ساتھ گزر رہا ہے بس آخری ساعتیں اور چند گھنٹے باقی رہ گئے ہیں۔

رمضان المبارک کی آخری ساعتیں

میرے دوستو! سمجھنے والے خوب سمجھتے ہیں اور جاننے والے خوب جانتے ہیں کہ اِن آخری اوقات میں اور اِن لمحات میں کیا کیا کمایا جاتا ہے۔ دوستو! ویسے تو رمضان المبارک کا ہر وقت بہتر ہے لیکن جب رمضان المبارک رخصت ہوتا ہے اُس وقت کا کہنا، سبحان اللہ۔ آخری ساعتیں جو رمضان کی ہوتی ہیں میرے دوستو اگر نیت انسان کی بخیر ہو تو وہ رب سے بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا سخت گناہگار ہے

جنابِ والا اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں، آپ کے پاس سونا، چاندی یا مال ہے یا آپ تاجر ہیں تو آپ کو زکوٰۃ دینی چاہیئے اور ایک ایک پیسے کا حساب کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ بس اپنے آپ کو سمجھانے کے لئے اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے لئے دو چار سو روپے نکال دیئے اور سمجھ لیا کہ زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ تو یاد رکھئے آپ دھوکے میں نہ آئیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ دینا آسان ہے، دوسروں کو دھوکہ دینا آسان ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کو میرے دوستو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کے پاس کتنا پیسہ، کتنا مال ہے۔ اِس لئے زکوٰۃ پوری ادا ہو، جس نے زکوٰۃ پوری ادا نہیں کی میرے دوستو وہ گناہگار ہے۔ اُس کا جرم بڑا سخت ہے، حدیثوں میں ایسے شخص کا جو جرم بیان ہوا ہے وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔ وہ اِس عذاب کا مستحق ہوگا۔

کسان اپنا عشر ادا کریں

آج یہ کہا جاتا ہے کہ بہت ہمارے ہاں غریب ہیں، بہت پریشان حال ہے۔ ٹھیک ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ بہت غریب ہے، بہت پریشان حال ہے۔ لیکن میرے بھائی غریبوں کے ساتھ ساتھ ہم امیروں کو بھی تو دیکھیں کہ امیر بھی ہمارے ہاں تھوڑے نہیں، امیر بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو کھیتیاں اور مال اور کاروبار دیئے کیا یہ مفت میں ہوتا ہے؟ کیا اس میں کوئی نفع نہیں ہے؟ کیا اِس میں کوئی پیسہ نہیں ملتا؟ یہ تو میں زکوٰۃ کی بات کررہا تھا۔ اب ذرا وہ لوگ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کے اور اپنے منہ اپنے گریبان میں ڈال کر کے وہ سوچیں کہ جو لوگ شوگر کے کھیتوں کے مالک ہیں تو شریعت یہ کہتی ہے کہ دسواں حصہ نکالنا ہے۔ یعنی اگر ٹوٹل سوٹن شوگر یعنی گنا ہوا تو سوٹن میں سے دَس ٹن نکالنا چاہئے۔ اندازہ کیجئے کہ سوٹن، خدا کرے کہ آپ کے علم ایسے زندہ دل لوگ ہوں کہ جو باقاعدہ حساب کر کے سوٹن میں سے دَس ٹن اور دوسوٹن میں سے بیس ٹن نکالتے ہیں۔ لیکن میرے دوستو اِس سلسلے میں ہمیں تو آج تک کوئی خبر نہیں آئی ہے کہ اِس طرح سے باقاعدہ طور پر کوئی آدمی عشر نکالتا ہو۔ اب آپ بتایئے کہ جن کھیتیوں سے خدا کا حکم ادا نہیں کیا جائے گا، جن کھیتیوں سے غریبوں اور فقیروں کی مدد نہیں ہوگی، جن کھیتیوں سے محتاجوں کی دیکھ بھال نہیں ہوگی تو میرے دوستو اگر اُن کھیتیوں سے اگر سونا بھی نکلے تو سمجھ لو کہ یہ خدا کا عذاب ہے۔

زکوٰۃ وصدقات غریبوں کی غربت دور کرتے ہیں

جو کچھ بھی پیدا ہوا اُس میں سے دسواں حصہ دیجئے۔ زکوٰۃ کا مسئلہ، عشر کا مسئلہ

اِن مسائل پر ہی اگر عمل کرلیا جائے تو میرے دوستو بہت سی پلاننگ ہوسکتی ہے۔قوم کے جو مجبور اور بے کس افراد ہیں اُن کی مدد کی جاسکتی ہے اُن کو پاؤں پر کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ فطرانہ بھی نکالنا واجب ہے۔ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے عید کی صبح صادق جیسے ہی نکلے گی اُس پر صدقہ فطر دینا واجب ہوگا اپنی جانب سے اور اپنے بچوں کی طرف سے، ہاں اگر بیوی کے معاملات بھی یہی کرتا ہو اور بیوی صاحب نصاب نہ ہو تو بیوی کی طرف سے بھی یہ دے سکتا ہے۔

اِسلام کا نظام غریبوں کو غربت سے نکالتا ہے

یہ جو شریعت کا چکر ہے صدقہ فطر کا یہ بھی عجیب و غریب ہے۔ایک طرف مالداروں میں کھاتے پیتے انسانوں میں عید کی چہل پہل ہے، عید کی خوشیاں ہیں۔ زرق برق کپڑوں کا اہتمام ہو رہا ہے، امراء اور کھاتے پیتے گھرانے کے لڑکے اور لڑکیاں زرق برق لباس میں عید کے دن نظر آئیں گی۔انسان اپنی حیثیت کے مطابق اچھے کپڑوں میں نظر آئے گا اور میرے دوستو عید کے دن قسم قسم کی ڈش ہوگی۔ چٹ پٹا دستر خوان ہوگا، قسم قسم کے کھانے ہوں گے۔شریعت پھر یہاں وارننگ دیتی ہے کہ دیکھو کھانا تمہیں مبارک ہو، کپڑے تمہیں مبارک ہوں مگر یہ سوچ لو کہ تمہارے اِن کھانوں میں بھی کسی کا حصہ ہے۔اِن کپڑوں میں بھی کسی کا حصہ ہے۔دیکھو کہ تمہارے اڑوس پڑوس میں، تمہارے آگے پیچھے تمہیں دیکھنا ہے۔غرباء، فقراء، مساکین ہیں۔اچھا اگر تم ویسے خیرات کے طور پر کچھ نہیں دے سکتے تو لو یہ صدقہ فطر،

یہ دینا نہایت ضروری ہے۔

اپنی آمدنی سے کم از کم ایک ہی نکالئے!

ہر آدمی اور آپ بتایئے کہ صدقہ فطر، اور دوسرے جو آئیٹم ہیں زکوٰۃ اور عشروہ تو بڑے آئیٹم ہیں۔ مسلم آبادی کو ہم ایک اندازہ کرتے ہیں کہ ایک لاکھ تیس ہزار نہ سہی ،ایک لاکھ بیس ہزار ہی اگر ایک ایک روپیہ نکالیں تو صدقہ فطر کی آمدنی ایک لاکھ بیس ہزار ہوسکتی ہے۔اور سمجھ سکتے ہیں میرے دوستو کہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ میرے دوستو یہ کوئی تھوڑی رقم نہیں ہے۔اِس رقم سے میرے دوستو ہزاروں مسکینوں کو میرے دوستو کھانا پینا کپڑا دیا جاسکتا ہے۔

عید پر صدقہ فطر لازمی نکالئے

عید آرہی ہے، عید کی خوشیاں سب کو مبارک ہوں مگر یہ صدقہ فطر اِس پر بھی توجہ نہایت ضروری ہے۔فرمایا کہ گندم دینا ہو، گیہوں دینا ہو، اُس کا آٹا دینا ہو، آتے اور گندم میں تکلف ہوتا ہے تو اُس کی قیمت دے دو۔اُس کی قیمت شرعی اعتبار سے نصف صاع ایک سو تینتیس تولے ہوتی ہے۔اور تحقیق اور حساب کے لحاظ سے ایک تولہ گیارہ گرام اور چھ پوائنٹ کا ہوتا ہے۔تو اِس حساب سے ایک سو تینتیس تولے میں ایک ہزار پانچ سو چھیاسٹھ گرام، یعنی ہر آدمی پر **1566** گرام کے مطابق گندم، آٹا یا اُس کی قیمت دینی چاہیئے۔اور یہ سب ادا کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنی طرف سے ایک ایک روپیہ صدقہ کردے کیونکہ اگر کچھ زیادہ ہی چلا جائے تو

کوئی حرج نہیں ہے۔

صدقہ فطر نہ نکالنے کا وبال

میرے دوستو! اِس کا فائدہ کیا ہے سنئے، میرے دوستو عبادت اور اطاعت کو دیکھنے والی نظر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ ''اگر تم یہ صدقہ فطر ادا نہیں کرو گے تو تمہارا روزہ زمین و آسمان کے درمیان لٹکا رہے گا۔ قبول نہیں ہوگا، اوپر کو نہیں جائے گا۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ بھائی تم روزہ دار تھے ہو سکتا ہے کہ روزے میں کوئی کام ایسے ہو گئے ہوں جو کراہت ہوں یا تھوڑی بہت اُس میں کراہت پیدا ہو گئی ہو تو فرمایا کہ صدقہ فطر ادا کر دو اِس سے یہ ہو جائے گا تمہارا روزہ پاک ہو جائے گا۔

صدقہ فطر روزے کی کمی بیشی دور کر دیتا ہے

اے کائنات کو پاک کرنے والے آقا ﷺ، اے گنبدِ خضراء کے مکین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کیا شان ہے آپ کی، کیا کرم ہے آپ کا کہ پہلے تو روزے سے ہم کو پاک کیا اب اگر روزے میں کوئی تھوڑی بہت خرابی رہ گئی ہے تو فرماتے ہیں کہ صدقہ فطر دے کر کے روزے کو بھی پاک کر لو اور اپنے آپ کو بھی پاک کر لو۔

اللہ اکبر! اندازہ کیجئے کہ اتنا مقدس مذہب کہ غریبوں کے لئے، یتیموں کے لئے، مسکینوں کے لئے، چھوٹے اور بڑے کے لئے سب کے لئے مساوات اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کرتا ہے۔

میرے دوستو! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ان چیزوں پر عمل کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زکوٰۃ، خیرات اور صدقات سے غرباء، فقراء اور مساکین کی امداد کریں۔

وما علینا الاالبلغ المبین

یہ سارے انبیاء آئے جو خوشتر مقتدا بن کر

یہ سارے انبیاء آئے جو خوشتر مقتدا بن کر
خبر لے کر انہیں آنا تھا آئے مبتدا بن کر

وہی جو عرش پر تھا جلوہ گر نورِ خدا بن کر
مدینہ میں بصد انوار آیا مصطفیٰ بن کر

تصور میں سر شک آئے رنگین ادا بن کر
کہ گرتے ہی سر دامن مدینہ رہ گیا بن کر

تمہیں جب ڈوبنے والوں نے اے آقا پکارا ہے
مدد کو خود تلاطم آگیا ہے ناخدا بن کر

جب ان کے امتی خیرالامم ٹھہرے زمانے میں
اسی سے منکرو سمجھو وہ آئے ہوں گے کیا بن کر

مدینہ کردیا یثرب کی قسمت ہی بدل ڈالی
قدوم ناز جب آئے بہار جانفزا بن کر

مجھے منگتا بنادے یاالٰہی تو اسی در کا
جہاں پر بارہا جبرائیل آئے ہیں گدا بن کر

ملائکہ سر پر لے کر آئے ہیں اعمال نامے کو
یہ ہوگا پیش داور اب قصیدہ نعت کا بن کر

مدینہ جب نہیں دیکھا تو پھر دیکھا ہی کیا خوشتر
ہزار آئے کوئی بیت الحرم سے باصفاء بن کر

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com